OPEN ACCESS: Al-Aijaz Research Journal of Islamic Studies & Humanities
ISSN (ONLINE): 2707-1219 www.arjish.com ISSN (PRINT): 2707-1200
DOI: https://doi.org/10.53575/u10.v6.01(22)86-98

نو مسلم احمد وان ڈینفر کی قرآنی خدمات

Qur'ānic Services of Revert Muslim Ahmed Von Denffer

Muhammad Aslam Mujahid
Ph.D Research Scholar, Department of Islamic Studies, the Islamia University of Bahawalpur,Bahawalpur.
Email: maslammujahid313@gmail.com

Dr. Muhammad Khubaib
Assistant Professor, Department of World Religions & Interfaith Harmony, Faculty of IslamicLearning, the Islamia University of Bahawalpur, Bahawalpur, Pakistan.
Email: muhammad.khubaib@iub.edu.pk, https://orcid.org/0000-0003-2075-566

Received on: 12-01-2022 Accepted on: 15-02-2022

Abstract

Ahmed Von Denffer was born on May 10, 1949, in Moon Chengla Dabach, Germany. He converted to Islam in 1971. From 1972 to 1978, he studied Islamic and Social Sciences at the University of Mainz, Germany. He learned a lot about the Qur'ān and human life from Khurram Murad of Jamaat-e-Islami in Islamic Foundation Leicester, England. Serve in key positions at the various charity Foundations. Most of the translations of the Holy Qur'ān that were available in German language in 1970s were written by Non-Muslims, and they were inappropriate. He decided to translate and interpret the Qur'ān in German Language. For this he had the support of three institutions, Islamic Center Munich, Germany, Islamic Foundation Leicester, England and Dawah Academy, International Islamic University Islamabad, Pakistan. It was completed on March 27, 1996. It was published by the Islamic Center Munich in 2001 and Dawah Academy Islamabad in 2006 under the title "Der Koran Die Heilige Schrift Des Islam in Deutscher Ubertragung". It is a common sense, authentic and literal translation, with great care. The necessary explanations in the Tafsīr are given in the footnotes, the Israelis are avoided and the authentic Tafsīr-e-Qur'ān is used. Tafsīr Bil Masoor is preferred and personal opinions are seldom mentioned. Instead of modernity, the classical Tafsīr of the Holy Qur'ān has been done.

Keywords: Qur'ān, Tafsīr, German Language, Revert Muslim, Ahmed Von Denffer.

تمہید

اسلام ایک عالمگیر اور جامع مذہب ہے جو بنی نوع انسان کو پیدائش سے لے کر موت تک بلکہ زندگی سے پہلے اور موت کے مابعد تک کی بھی راہنمائی فراہم کرتا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ اسلام اپنے ابتدائی دور سے لے کر آج تک پھیل رہا ہے۔ انفرادی اور اجتماعی طور پر لوگ اِسے قبول کر کے کامیابی کے راستے پر گامزن ہو رہے ہیں، لیکن کبھی یہ پڑھنے، سننے یا دیکھنے میں نہیں آیا کہ اجتماعی طور پر ایک بڑی جماعت نے اسلام چھوڑ کر کسی دوسرے مذہب کو اختیار کیا ہو۔ اکثر اہلِ اسلام کی اپنے دین سے محبت کا یہ عالم ہے کہ اسلام کو چھوڑنے کی بجائے مرنے کو ترجیح دیتے

ہیں۔ بیسویں صدی عیسوی میں مسلمان سیاسی، سماجی اور معاشرتی طور پر بہت کمزور تھے، لیکن اسلام پھر بھی پھیل رہا تھا اور لوگ اسے اس کی عمدہ خصوصیات کی وجہ سے قبول کر رہے تھے۔ اگر اہلِ اسلام کمزور ہو جائیں اور اسلامی تعلیمات سے روگردانی کر لیں تو اللہ غیر مسلموں میں سے کچھ لوگوں کو کھڑا کر دیتا ہے جو اسے دل و جان سے قبول کرتے ہیں اور اس کی اشاعت و ترویج کا ذریعہ بنتے ہیں۔

بیسویں صدی میں برپا ہونے والی عالمی جنگوں نے بہت سے یورپین کو دنیا کی بے ثباتی کی طرف متوجہ کیا، انہوں نے روحانی سکون کی تلاش میں مختلف مذاہب کا لٹریچر پڑھا، ان میں سے اکثر کو اسلام اور قرآن مجید کے مطالعہ سے سکون ملا، نتیجتاً وہ اسلام کی آغوش میں آ گئے۔ نہ صرف یہ کہ انہوں نے اسلام قبول کیا بلکہ ان میں ایک بڑی تعداد ایسے لوگوں کی ہے، جنہوں نے اسلام کا گہرائی سے مطالعہ کیا۔ اسلام سے ان کا لگاؤ خاندانی مسلمانوں سے کہیں زیادہ تھا، وہ صرف اسی دین کو اپنی دنیوی و اخروی کامیابی کا ذریعہ سمجھتے تھے۔

انہی راہِ حق کے مسافروں میں سے ایک احمد وان ڈینفر ہیں، جن کی پیدائش 1949ء کو جرمنی کے شہر مون چینگلا دباخ میں ہوئی، وہ ایک عیسائی خاندان سے تعلق رکھتے تھے، تئیس سال کی عمر میں اسلام قبول کر لیا۔ اس کے بعد اسلامی علوم حاصل کیے۔ انگلش اور جرمن زبان میں مختلف اسلامی موضوعات پر متعدد کتب، تحقیقی مقالہ جات اور تراجم لکھے ہیں۔ ان کی اشاعتوں کا محور قرآن کریم، اسلامی علوم اور عیسائی مسلم تعلقات ہیں۔ علوم القرآن پر انگریزی زبان میں پہلی کتاب Ulum-ul- Qur'ān: An introduction to the Sciences of the Qur'ān لکھ کر انگریزی جاننے والے مسلمانوں کی علمی پیاس بجھائی۔ یہ کتاب اسلامک فاؤنڈیشن، لیسٹر، انگلینڈ نے 1983ء میں شائع کی۔ 1970ء کی دہائی میں جرمن زبان میں جو قرآن کریم کے تراجم موجود تھے وہ سب غیر مسلموں نے کیے تھے اور غیر موزوں تھے۔ اس بات کو مدِ نظر رکھتے ہوئے احمد وان ڈینفر نے قرآن مجید کا جرمن ترجمہ اور تفسیر کرنے کا فیصلہ کیا۔ اس کے لیے انہیں تین اداروں، اسلامک سنٹر، میونخ، جرمنی، اسلامک فاؤنڈیشن، لیسٹر، انگلینڈ اور دعوہ اکیڈمی، انٹرنیشنل اسلامک یونیورسٹی اسلام آباد، پاکستان کا تعاون حاصل رہا، 27 مارچ 1996ء کو یہ مکمل ہوا۔ اسے Der Koran Die Heilige Schrift Des Islam In Deutscher Ubertragung کے عنوان سے 2001ء میں اسلامک سنٹر میونخ اور 2006ء میں دعوہ اکیڈمی اسلام آباد نے شائع کیا۔

احمد وان ڈینفر کا تعارف

احمد وان ڈینفر کی پیدائش 10 مئی 1949ء کو جرمنی کے شہر مون چینگلا دباخ میں ہوئی۔ وہ ایک جرمن بالٹک خاندان سے تعلق رکھتے ہیں۔[1] 1971ء میں عیسائی مذہب سے اسلام قبول کیا،[2] تاہم وہ اپنے لیے نو مسلم کی اصطلاح پسند نہیں کرتے۔ ڈاکٹر احسان مالک، استاذ شعبہ مسلم اقلیات، دعوہ اکیڈمی، انٹرنیشنل اسلامک یونیورسٹی، اسلام آباد نے 2005ء میں ان سے دورانِ ملاقات ان کے قبولِ اسلام اور نو مسلم ہونے سے متعلق سوال کیا تو انہوں نے محسوس کیا اور کہا کہ نو مسلم کی بجائے Revert Muslim (یعنی فطرتِ اسلام کی طرف واپس آنے والا) کی اصطلاح استعمال کر سکتے ہیں۔

1972ء سے 1978ء تک انہوں نے یونیورسٹی آف میمز، جرمنی میں اسلامی علوم اور سماجی بشریات کی تعلیم حاصل کی۔ عربی زبان اپنی اہلیہ حطیفہ بنت جوہری اور مختلف ممالک کے اسفار کے دوران سیکھی۔[3] 1978ء سے 1984ء تک وہ اسلامک فاؤنڈیشن لیسٹر، انگلینڈ میں ریسرچ فیلو رہے، جو کہ جماعت اسلامی پاکستان اور مولانا مودودی رحمہ اللہ کی تعلیمات کے بہت قریب ہے۔ ان کی سپرویژن جماعت اسلامی کے خرم مراد صاحب نے کی تھی، ان سے قرآن مجید اور اسلامی زندگی کے بارے میں مزید تعلیم حاصل کی، ان کے ساتھ بعد میں انہوں نے مشترکہ کتابیں بھی لکھیں۔[4]

احمد وان ڈینفر کی دینی اور رفاہی خدمات

احمد وان ڈینفر 1984ء میں اسلامک سنٹر میونخ آگئے اور مشیر برائے جرمن لینگونج مقرر ہوئے، اس سنٹر کے سربراہ اس وقت محمد مہدی عاکف مصری تھے، جو 2004ء میں اخوان المسلمون کے سپریم لیڈر بن گئے۔ احمد وان ڈینفر جرمنی کی بااثر شخصیات میں سے ایک ہیں۔ انہوں نے جرمنی میں بطور اسلامی سکالر اور مبلغ اسلام اہم کردار ادا کیا۔ وہ جرمن مسلمانوں کے حقوق کے لیے سیاسی تگ و دو کرتے رہے، دسمبر 1990ء کو اسلام اور سیاست کے عنوان پر، سوئزرلینڈ کے شہر زیورخ میں اسلامک اسٹوڈنٹ ایسوسی ایشن کی دعوت پر لیکچرز دیے، جنہیں کتابی شکل میں بھی شائع کیا گیا۔ انگلش اور جرمن زبان میں اسلامی موضوعات پر متعدد کتب، تحقیقی مقالہ جات اور تراجم تحریر کیے۔ ان کی اشاعتوں کا محور قرآن کریم، اسلامی علوم اور عیسائی مسلم تعلقات ہیں۔ 4 جون 2005ء کو وہ اسلامی مرکز میونخ کی شوریٰ کونسل کے لیے منتخب ہوئے اور انہوں نے مختلف اہم مواقع پر اسلامک سنٹر میونخ کی نمائندگی کی۔ 2011ء میں رائل اسلامک سٹریٹجک سٹڈیز سنٹر، اردن نے آپ کو دنیا کی پانچ سو بااثر مسلم شخصیات میں سے قرار دیا۔[5]

1984ء میں وہ کویت میں انٹرنیشنل اسلامک چیریٹیبل فاؤنڈیشن International Islamic Charitable Foundation کے بانی رکن بنے۔ 1986ء سے 1988ء اور 1993ء سے 2011ء تک وہ جرمنی کے خیراتی ادارے مسلم ہیلفن ای وی (Muslim Helfen EV) کے چیئرمین رہے جو کہ مسلمانوں کے تعاون سے مستحق لوگوں کی مدد کرتا ہے۔ 1995ء سے مسلم ایڈ انٹرنیشنل، لندن Muslim Aid International London کے ٹرسٹی کے عہدے پر بھی فائز رہے۔[6]

احمد وان ڈینفر ایک نظریاتی مسلمان

احمد وان ڈینفر اسلامی قانون اور سیکولر قانونی نظام کے درمیان جہاں اختلاف دیکھتے ہیں، اگر ممکن ہو تو جرمن قانونی نظام کو اسلامی نظام میں تبدیل کرنے کی کوشش کرتے ہیں، مثال کے طور پر انہوں نے جرمن مسلمانوں کی مرکزی کونسل Zentralrat der Muslime in Deutschland (ZMD) پر 2002ء میں شائع ہونے والے "اسلامی چارٹر" کی وجہ سے تنقید کی، جس میں کہا گیا تھا کہ ڈائیسپورا (Diaspora) میں رہنے والے مسلمان بنیادی طور پر مقامی قانونی نظام پر عمل کرنے کے پابند ہیں۔ ڈائیسپورا سے مراد وہ آبادیاں جن کا اصل وطن کوئی اور ہو، جنہیں تارکینِ وطن بھی کہا جا سکتا ہے۔ احمد وان ڈینفر کہتے ہیں کہ یقیناً جرمنی میں رہنے والا ہر

شخص اس حقیقت کو تسلیم کرتا ہے کہ وہ یہاں ایک سیکولر جمہوریت میں ایک حقیقت کے طور پر رہتے ہیں۔ لیکن اس کا مطلب یہ نہیں ہے جیسے زیڈ۔ایم۔ڈی کا کہنا ہے بلکہ اہلِ اسلام اس معاشرے کو اسلامی معاشرہ میں تبدیل کرنے کے لیے اپنی پوری کوشش کریں۔اسی طرح انہوں نے جرمنی میں اسلامی کمیونٹی کے لیے جرمن قانون کی اسلامی قانون کے ساتھ مطابقت وعدم مطابقت کو واضح کیااور مختلف شعبوں میں دونوں کے درمیان عدم مطابقت بیان کی اور کہا کہ اس مسئلے کو مشکل سے ہی حل کیا جاسکتا ہے، خاص طور پر جرمن معاشرے میں مسلم خواتین اسلام کے مطابق اپنا کردار کیسے ادا کر سکتی ہیں۔[7]

احمد وان ڈینفر کا خیال ہے کہ وہ جرمنی میں ایک اسلامی متوازی معاشرے کا بہت اچھی طرح سے تصور کر سکتے ہیں، جسے وہ ایک ذیلی ثقافت کہیں گے اور اس ضمن میں وہ کینیڈا کو ایک عملی مثال کے طور پر پیش کرتے ہیں، جہاں ثالثی کے ذریعے شادی اور طلاق کے اسلامی قوانین متعارف کرانے کے لیے اقدامات کیے گئے۔اگر اس معاشرے کے لوگوں کی اکثریت اسلامی شریعت کے مطابق زندگی گذارنا چاہتی ہے، تو اسے قبول کرنا چاہیے اور انہیں اپنے معاشرے کو اسلامی قوانین اور اصولوں کے مطابق ڈھالنے کا موقع دینا چاہیے۔

اسی طرح احمد وان ڈینفر نے جنوبی جرمن کے آئینی تحفظ کے حکام کی توجہ مبذول کراتے ہوئے ریاست اور مذہب کی علیحدگی، مذہب کی آزادی اور مساوات کے اصول پر تنقیدی طور پر سوالیہ نشان لگایا۔اسی وجہ سے ان پر اخوان المسلمون کی ذیلی تنظیموں کے ساتھ رابطوں کا الزام عائد کیا گیا۔[8]

احمد وان ڈینفر کا جرمن ترجمۂ قرآن و تفسیر

1970ء کی دہائی میں جرمن زبان میں جو قرآن کریم کے تراجم موجود تھے، وہ تقریباً سب غیر مسلموں نے کیے تھے جو عربی متن کے مطابق نہیں لکھے گئے تھے، بلکہ کسی ترجمے کو دیکھ کر لکھے گئے تھے اور قرآن فہمی کے لیے موزوں نہیں تھے، ان سارے مسائل کے ساتھ ساتھ ان کی قیمتِ فروخت بہت زیادہ تھی جس کی وجہ سے لوگ انہیں پڑھ نہیں سکتے تھے۔ان میں سے ایک ترجمہ جسے میکس ہیننگ نے لکھا تھا جو دیگر تراجم سے قدرے بہتر تھا، اس کی نظر ثانی این میری شمل نے کی تھی۔احمد وان ڈینفر کے دل میں خیال پیدا ہوا کہ کیوں نہ جرمن مسلم کمیونٹی کی طرف سے اس ذمہ داری کو پورا کیا جائے۔اس مقصد کے لیے انہوں نے جولائی 1978ء میں سرکردہ لوگوں کو ایک اجلاس میں مدعو کیا، انہیں اس کام کی طرف توجہ دلائی اور کسی مسلمان کی طرف سے قرآن کریم کا ترجمہ کرنے کی اہمیت پر زور دیا، لیکن اس اجلاس کا کوئی خاطر خواہ نتیجہ برآمد نہ ہوا۔

1982ء میں، اللہ کی مدد طلب کرتے ہوئے انہوں نے اس عظیم کام کو خود سرانجام دینے کا ارادہ کر لیا اور سوچا کہ کچھ عرصہ بعد اسے شروع کروں گا۔عربی زبان پر عبور حاصل کرنے کے لیے انہوں لوگوں کو عربیک لینگویج کورسز کرانا شروع کر دیے، جن میں عربی گرائمر اور قرآنی عربی کی خصوصیات کو خاص طور پر مدِ نظر رکھا۔ 28 مارچ 1983ء کو اس فریضے کو سرانجام دینے کے لیے پُر عزم ہو گئے۔اکتوبر 1983ء میں وہ جرمنی کے شہر میونخ تشریف لے گئے اور اس معاملے میں دلچسپی رکھنے والے چند جرمن مسلم بھائیوں سے مشورہ کیا۔

1987ء میں وہ اسلامک سنٹر میونخ آ گئے اور ترجمۂ قرآن پر کام شروع کر دیا، اس کے لیے انہوں نے مصری نژاد محمد احمد رسول کا جرمن ترجمۂ قرآن "Die Ungefahre Bedeutung Des Al-Qur'ān" مدِ نظر رکھا، جو 1986ء میں کولون سے جزوی طور پر شائع ہو چکا تھا۔

حکومتِ پاکستان کی طرف سے ترجمۂ قرآن کی ذمہ داری

1990ء میں احمد وان ڈینفر پاکستان آئے۔ اسی عرصے میں دعوۃ اکیڈمی، انٹرنیشنل اسلامک یونیورسٹی، اسلام آباد کی جانب سے اسلامی لٹریچر کی اشاعت کا ایک پروجیکٹ شروع کیا گیا تھا، اس پروجیکٹ کو وزاتِ مذہبی امور، پاکستان کا تعاون حاصل تھا، احمد وان ڈینفر کو جرمن زبان میں قرآن کریم کا ترجمہ پایۂ تکمیل تک پہنچانے کی ذمہ داری سونپی گئی۔ یہ اس پر سفر و حضر میں کام کرتے رہے، پروف ریڈنگ کے بعد 30 رمضان المبارک بمطابق 19 فروری 1996ء کو تشریحات کے ساتھ یہ کام تقریباً دس سال کے عرصے میں مکمل ہوا۔ ترجمہ و تفسیر کی تکمیل کے بعد 27 مارچ 1996ء کو اسلامک سنٹر میونخ میں اس کا مقدمہ لکھا۔[9] جس میں اس کے انداز و اسلوب کو واضح طور پر بیان کیا ہے۔ اس ترجمہ و تفسیر کے لیے انہیں اسلامک فاؤنڈیشن لیسٹر، انگلینڈ، اسلامک سنٹر میونخ، جرمنی اور دعوہ اکیڈمی، انٹرنیشنل اسلامک یونیورسٹی اسلام آباد، پاکستان کا بھرپور تعاون حاصل رہا، لیکن وسائل کی عدم دستیابی کی وجہ سے دعوہ اکیڈمی اسے فوراً شائع نہ کر سکی۔ یہ ترجمہ و تفسیر اسلامک سنٹر، میونخ نے 2001ء میں شائع کیا۔ اللہ تعالیٰ نے پاکستان میں اس کی اشاعت کے اسباب پیدا فرما دیے، اگست 2000ء میں ڈاکٹر محمود احمد غازی، پاکستان کے وزیر مذہبی امور بن گئے، انہوں قرآن کریم کے مختلف زبانوں میں تراجم شائع کرنے کی ذمہ داری دعوہ اکیڈمی کو سونپی اور اس مقصد کے لیے وزارت مذہبی امور نے فنڈز جاری کر دیے، قرآن کے جرمن ترجمہ کے لیے احمد وان ڈینفر کے ترجمہ کا انتخاب کیا گیا۔ یوں دعوۃ اکیڈمی، انٹرنیشنل اسلامک یونیورسٹی، اسلام آباد نے مارچ 2006ء میں Der Koran Die Heilige Schrift Der Islam In Deutscher Ubertragung کے عنوان سے اس ترجمہ و تفسیر کو شائع کیا۔

احمد وان ڈینفر کا ترجمۂ قرآن کا اسلوب و منہج

انہوں نے جرمن زبان سمجھنے والے قارئین کے لیے براہِ راست قرآن کریم کا فہم آسان بنانے میں اپنی طرف سے کوئی کسر نہیں چھوڑی۔ اس کے لیے انہوں نے ترجمہ میں الفاظ کی ترتیب اور جملوں کی ساخت کو عربی متن اور اصول لغت سے قریب تر رکھنے کی کوشش کی، تاکہ آیات اور جملوں کو سمجھنے کے ساتھ ساتھ لفظوں کے معنیٰ کو سمجھنا ممکن اور آسان ہو۔ اس مقصد کو پانے کے لیے انہیں بعض مقامات پر جرمن گرائمر، لغات اور رموزِ اوقاف کی خلاف ورزی بھی کرنا پڑی۔ مثلاً "اِخوۃ" کا لفظ قرآن کریم میں خونی اور دینی دونوں بھائیوں کے لیے استعمال کیا گیا ہے۔ جب کہ جرمن لغت میں لفظ "Burder" صرف خونی بھائی کے لیے بولا جاتا ہے، انہوں نے قرآنی اصطلاح کے مطابق "Burder" کا لفظ خونی اور دینی دونوں قسم کے بھائیوں کے لیے استعمال کیا۔[10]

اسے جرمن زبان کا سب سے مستند ترجمہ کہا جا سکتا ہے، محض اپنی فہم پر انحصار کرنے کی بجائے مستند تراجم قرآن اور قرآنی لغات سے راہ نمائی

لی ہے، جس سے غلط تشریحات کا امکان بہت کم ہو گیا ہے، جیسا کہ دوسرے جرمن تراجم میں ہے۔ انہوں نے جن تراجم اور لغات کو بطور مأخذ استعمال کیا وہ مندرجہ ذیل ہیں۔[11]

1۔ ہنس ویہر(Hans Vehr) کی عربیک ڈکشنری برائے موجودہ تحریری زبان(Arabisches worterbuch fur Schriftsprache Der Gegenwart)جو کہ ویزبیڈن، جرمنی سے 1952ء میں شائع ہوئی۔ یہ قرآن کریم کے ترجمہ کے لیے استعمال نہیں کی، البتہ قدیم عربی سمجھنے میں مفید رہی۔

2۔ جان پینس(John Penrice) کی قرآنی لغت "اے ڈکشنری اینڈ گلوسری آف دی قرآن" A Dictionary and Glossary of The Koran جو کہ 1873ء میں لندن سے شائع ہوئی۔

3۔ عربیک۔ جرمن کنسائز ڈکشنری فار دی قرآن اینڈ دیئر مینسچ Arabic-German concise Dictionary for The Koran and Their Mensch جو جرمنی کے شہر لیپزگ سے 1881ء میں شائع ہوئی۔

4۔ایڈورڈ ولیم لین(Edward William Lane) کی"Arabic-English Dictionary"جو لیکسیکن، لندن سے 1863ء سے 1893ء کے درمیان شائع ہوتی رہی۔

5۔تاج العروس من جواہر القاموس، علامہ مرتضیٰ زبیدی(متوفی،1205ھ)

6۔لسان العرب، محمد بن مکرم بن علی، جمال الدین ابن منظور الافریقی(630ھ-711ھ)

7۔ تفسیر غرائب القرآن، ابن قتیبہ رحمہ اللہ(276ھ-213ھ)

8۔ مفردات فی غرائب القرآن، علامہ راغب اصفہانی رحمہ اللہ(متوفی،502ھ)

9۔ قاموس القرآن، حسین بن محمد دامغانی(متوفی،613ھ)

10۔ معجم القرآن الکریم، مجمع اللغۃ العربیۃ، قاہرہ، 1981ء

11۔لی سینٹ قرآن(Le Saint Coran)فرانسیسی ترجمۂ قرآن، ڈاکٹر حمید اللہ، 1959ء میں پیرس سے شائع ہوا۔

12۔دی گلوریئس قرآن(The Glorious Qur'ān) انگلش ترجمۂ قرآن، محمد مارماڈیوک پکتھال، نیویارک سے 1930ء میں شائع ہوا۔

انہوں نے الفاظ اور آراء کا آزادانہ استعمال کرنے کی بجائے محتاط، مناسب اور موزوں رائے قائم کرنے کی ہر ممکن کوشش کی۔ مثلاً سورۃ التوبہ میں ارشادِ باری تعالیٰ ہے۔

"قَاتِلُواْ الَّذِينَ لاَ يُؤْمِنُونَ بِاللّهِ وَلاَ بِالْيَوْمِ الآخِرِ وَلاَ يُحَرِّمُونَ مَا حَرَّمَ اللّهُ وَرَسُولُهُ وَلاَ يَدِينُونَ دِينَ الْحَقِّ مِنَ الَّذِينَ أُوتُواْ الْكِتَابَ حَتَّى يُعْطُواْ الْجِزْيَةَ عَن يَدٍ وَهُمْ صَاغِرُونَ"[12]

"ان لوگوں سے لڑو جو اللہ پر اور قیامت کے دن پر ایمان نہیں لاتے، جو اللہ کی حرام کردہ شے کو حرام نہیں جانتے، نہ دینِ حق کو قبول کرتے ہیں ان لوگوں میں سے جنہیں کتاب دی گئی ہے، یہاں تک کہ وہ تابع فرمان ہو کر جزیہ ادا کریں۔"

انہوں نے اس آیت میں جزیہ کا معنیٰ "Ersatzsteuer" کیا ہے جس کا مطلب "متبادل ٹیکس" ہے،[13] جب کہ پکتھال نے "Tribute Readily" کیا ہے جس کا مطلب "خراجِ تحسین" ہے،[14] ٹی۔بی ارونگ نے اس کا معنیٰ "Polltex" کیا ہے جس کا مطلب "کمیونٹی چارج" ہے۔[15] ڈینفر نے متبادل ٹیکس کی اصطلاح اس لیے استعمال کی، کیوں کہ نہ تو اس میں کفّار محاربین کے لیے خراج تحسین کا عنصر پایا جاتا ہے اور نہ پول ٹیکس کا ظالمانہ تصور سامنے آتا ہے۔ پول ٹیکس بیسویں صدی میں اسکاٹ لینڈ، ویلز اور انگلینڈ میں نافذ کیا جانے والا ٹیکس وصولی کا نظام تھا، جو کہ ہر بالغ فرد پر عائد کیا گیا تھا، جسے وہاں کی عوام نے ظالمانہ ٹیکس کہہ کر مسترد کر دیا تھا۔ پول کا مطلب سر یا فرد اور یہ لفظ پولنگ سے لیا گیا تھا۔ ٹیکس کا معنیٰ محصول۔ چنانچہ اس ٹیکس کی ادائیگی پر ہی لوگوں کو ووٹ دینے کا حق دیا جاتا۔[16] جزیہ کے ان دونوں معانی کی بجائے متبادل ٹیکس کی اصطلاح استعمال کی، اس کا مطلب ہے ہتھیار ڈال دو، اطاعت اختیار کرو اور جس طرح مسلمان زکوٰۃ ادا کرتے ہیں، اسلامی حکومت اسے اپنی صواب دید کے مطابق ضرورت مندوں پر خرچ کرتی ہے۔ اسی طرح تم اس کے متبادل ٹیکس (جزیہ) ادا کرو، بدلے میں حکومت تمہیں وہی تحفّظ فراہم کرے گی جو اسلامی ریاست میں مسلم عوام کو حاصل ہو گا۔[17]

احمد وان ڈینفر کی تفسیرِ قرآن کا اسلوب و منہج

احمد وان ڈینفر نے حاشیے (Footnote) میں مختصر تفسیر و تشریح بھی کی ہے، تاکہ متنِ قرآن کو سمجھنا مزید آسان ہو جائے اور ترجمہ میں کوئی ابہام باقی نہ رہے۔ مثلاً سورۃ الدھر کی آیت "وَيُطْعِمُونَ الطَّعَامَ عَلَى حُبِّهِ مِسْكِينًا وَيَتِيمًا وَأَسِيرًا"[18] میں عَلىٰ حُبِّهِ کی تفسیر کرتے ہوئے ضمیر کے تین مرجع و مفہوم بیان کیے ہیں (1) اللہ، مطلب وہ اللہ کی محبت میں یتیم، مسکین اور قیدی کو کھانا کھلاتے ہیں۔ (2) محتاج، یتیم، مسکین اور اسیر، مطلب وہ ان سے اللہ کی رضا کے لیے محبت کرتے ہوئے کھانا کھلاتے ہیں۔ (3) بعام، مطلب خود کو کھانے کی چاہت اور ضرورت ہونے کے باوجود وہ دوسروں کو کھانا کھلاتے ہیں۔[19] احمد وان ڈینفر تفسیر کرتے ہوئے طویل بحثوں میں الجھنے کی کوشش نہیں کی مثلاً ملکہ سبا کا تخت کیسا تھا؟ اس کی کیا خصوصیات تھیں؟

تشریحات کے لیے اسرائیلی روایات سے اجتناب کیا ہے، عربی محاورات کی وضاحت قدیم مفسرین کی تفاسیر کی روشنی میں کی ہے۔ تفسیری نکات بیان کرنے کے لیے تفسیر قرطبیؒ، تفسیر ابنِ کثیر، احکام القرآن ابن العربی، تفسیر طبری، تفسیر جلالین اور محمد علی الصابونی کی صفوۃ التفاسیر سے استفادہ کیا ہے۔ ان کے علاوہ دیگر تفاسیر کو شاذ و نادر ہی اپنی تفسیر کا مأخذ بنایا ہے۔ مثلاً امام طبری رحمہ اللہ (224ھ۔310ھ) نے سورۃ البقرۃ کی آیت "وَبَشِّرِ الَّذِين آمَنُواْ وَعَمِلُواْ الصَّالِحَاتِ أَنَّ لَهُمْ جَنَّاتٍ تَجْرِي مِن تَحْتِهَا الأَنْهَارُ"[20] کے ضمن میں فرمایا کہ جنت میں نہریں باغوں کے نیچے زیرِ زمین نہیں چلیں گی جیسا کہ دنیا میں پانی زیرِ زمین جاری ہے، بلکہ اس سے مراد زمین کے اوپر، درختوں کے نیچے چل رہی ہوں گی اور دوسری بات یہ ارشاد فرمائی کہ دنیا میں پانی، زمین کے اوپر بغیر بند یا خندق کے ایک سمت میں نہیں چلتا، لیکن جنت میں

نہریں بغیر بند اور خندقوں کے چلیں گی۔[21] احمد وان ڈینفر نے بھی اسی کو اختیار کیا ہے۔[22]

احمد وان ڈینفر تفسیر بالرائے کی بجائے تفسیر بالماثور کو ترجیح دیتے ہیں، ان کا کہنا ہے کہ قرآنی علوم اتنے وسیع ہیں کہ محض عقل کے ذریعے انسان اُن کی گہرائی تک نہیں پہنچ سکتا، جس بارے میں ان کو کوئی قرآنی آیت، حدیث، محفوظ روایت یا اثر نہیں ملا حتی الوسع اس کی تفصیل میں جانے سے گریز کیا ہے۔[23]

جس عربی لفظ کا مفہوم جرمن زبان کے متعدد الفاظ ادا کر رہے ہوں تو تفسیری نوٹس میں انہیں بھی ذکر کر دیا ہے تاکہ سمجھنے میں مزید آسانی پیدا ہو جائے۔ یا مختلف عربی الفاظ کا مفہوم ادا کرنے کے لیے صرف ایک ہی جرمن لفظ ہو تو ترجمہ میں صرف اس کو ذکر کیا ہے۔ اور اگر ان عربی الفاظ کے درمیان گرائمر کے اعتبار سے کوئی فرق ہو تو تفسیری نوٹس میں اس کی بھی وضاحت کر دی ہے۔ سورۃ القصص میں ارشادِ باری تعالیٰ ہے۔

"وَأَصْبَحَ فُؤَادُ أُمِّ مُوسَى فَارِغًا إِن كَادَتْ لَتُبْدِي بِهِ لَوْلَا أَن رَّبَطْنَا عَلَى قَلْبِهَا لِتَكُونَ مِنَ الْمُؤْمِنِينَ"[24]

"موسیٰ علیہ السلام کی والدہ کا دل بے قرار ہو گیا، قریب تھا کہ اس واقعہ کو بالکل ظاہر کر دیتیں اگر ہم ان کے دل کو ڈھارس نہ دیتے یہ اس لیے ہوا تاکہ وہ یقین کرنے والوں میں سے رہے۔"

اس آیت میں دو لفظ قلب اور فؤاد استعمال ہوئے ہیں، ان دونوں کا ترجمہ جرمن لفظ "Herz" سے کیا ہے۔

دوسرے مقام پر ارشادِ باری تعالیٰ ہے۔

"وَإِن تَدْعُوهُمْ إِلَى الْهُدَى لاَ يَسْمَعُواْ وَتَرَاهُمْ يَنظُرُونَ إِلَيْكَ وَهُمْ لاَ يُبْصِرُونَ"[25]

"اور اگر آپ انہیں ہدایت کی طرف بلائیں، وہ (آپ کی بات) نہیں سنیں گے اور آپ انہیں دیکھیں گے کہ وہ آپ کی طرف دیکھ رہے ہیں حالانکہ وہ نہیں دیکھتے"

اس آیت میں تریٰ مادہ رأی، ینظرون مادہ نظر، یبصرون مادہ بصر تینوں الفاظ کے لیے ایک جرمن لفظ "Sie" استعمال کیا ہے لیکن عربی صیغوں کے اعتبار سے جرمن فعل (Verb) کی فارم تبدیل کر دی ہے۔[26]

احمد وان ڈینفر کے ترجمہ و تفسیر کی خصوصیات

1. جرمن زبان میں کسی مسلم کی طرف سے کیا گیا پہلا ترجمہ ہے۔
2. یہ ایسا ترجمہ ہے جس میں غیر مسلموں کی طرف سے کیے گئے جرمن تراجم پر انحصار نہیں کیا گیا۔
3. عربی متن کے قریب ترین، عام فہم زبان میں لفظی ترجمہ کیا گیا ہے، ایک ایک لفظ اور ایک ایک جملے کو جرمن زبان میں سمجھنے کی کوشش کی گئی ہے۔
4. قرآن کریم کی کلاسیکی تفسیر و تشریح کی گئی ہے، قدیم مفسرین کی طرف سے کی گئی تشریحات پر مبنی ہے، جدیدیت پر مبنی نہیں ہے،

تاکہ نسلِ نو کو معلوم ہو سکے کہ قرآن کریم کی تشریح کے بارے صحابۂ کرام رضی اللہ عنہم یا قدیم مفسرین کا نقطۂ نظر کیا تھا؟ اور یہ کلاسیکی تفسیر کے بغیر ناممکن ہے، اس لیے کسی جدید مفسر یا ذاتی خیالات کو تفسیر میں بہت کم جگہ دی گئی ہے۔

احمد وان ڈینفر کی علوم القرآن پر تصنیف Ulum-al-Qur'ān, An introduction to the Sciences of the Qur'ān کا تعارف

علوم القرآن سے متعلق زیادہ تر مسلم ممالک اور ان میں بولی جانے والی زبانوں میں کتابیں لکھی گئیں لیکن اس موضوع پر انگریزی زبان میں کوئی کتاب نہیں تھی۔ صرف انگلش زبان سمجھنے یا پڑھنے والا جسے عربی متون یا دیگر زبانوں میں موجود اسلامی لٹریچر تک رسائی نہیں ہے اس کے پاس قرآنی علوم کو سمجھنے میں اس کی مدد کرنے کے لیے کچھ نہیں تھا۔ اس لیے فاضل مصنف نے پہلی انگریزی کتاب مرتب کر کے قرآن مجید کی ایک بہت بڑی خدمت کی اور ایک بڑے علمی خلا کو پُر کر دیا ہے۔ یہ کتاب اگرچہ مختصر ہے، لیکن کافی حد تک جامع ہے۔ اس میں روایتی مضامین جیسے وحی کے معنی، تاریخ اور متنِ قرآن کا نزول، اسبابِ نزول اور اصولِ تفسیر کے ساتھ ساتھ عصرِ حاضر میں پیدا ہونے والے جدید مسائل کے لیے قابلِ قدر عملی مشورے دیے گئے ہیں۔ اسے لکھنے کے لیے عربی اور انگریزی کے مستند مأخذ سے استفادہ کیا گیا ہے، بعض موضوعات پر مثلاً اسباب النزول یا الناسخ والمنسوخ پر انگریزی میں کوئی لٹریچر دستیاب نہیں تھا اس لیے ایسے مقامات پر حوالہ جات کو صرف عربی مأخذ تک محدود رکھا ہے۔ جہاں تک ممکن ہو سکا عربی سے ناواقف قارئین کی مدد کے لیے قرآن و حدیث کے انگریزی تراجم کے حوالے فراہم کیے ہیں۔ اکثر زیرِ بحث نکات کو واضح کرنے اور انہیں زیادہ آسان اور قابلِ فہم بنانے کے لیے عام مثالوں کا حوالہ دیا ہے۔ مسائل کے بارے میں عمومی طور پر قبول شدہ آراء پیش کی ہیں اور جہاں اتفاق رائے نہیں ہے وہاں سب سے اہم رائے کا حوالہ دیا ہے۔ یہ کتاب اسلامک فاؤنڈیشن، لیسٹر، انگلینڈ نے 1983ء میں شائع کی جو آٹھ ابواب پر مشتمل ہے۔

پہلے باب میں قرآن اور وحی سے متعلقہ مضامین شامل کیے گئے ہیں یعنی قرآن سے پہلے وحی اور صحائف، وحی انسان کا اللہ کے ساتھ رابطہ کا ذریعہ، انسان خدا کا انکار کرتا ہے لیکن تخلیقِ کائنات خدا کے وجود کا مادی ثبوت ہے، انسان کا غرور و تکبر اسے سیدھی راہ پر چلنے سے روک لیتا ہے، انسان کی ہدایت کے لیے انبیاء و رسل کا مبعوث ہونا، انبیاء علیہم السلام کے نام، ان کی تعداد، ان پر نازل کیے جانے والے صحیفوں کے نام اور ان کی تعداد، سابقہ صحیفوں میں کیا مضامین بیان ہوئے؟، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم آخری نبی ہیں اور قرآن آخری وحی ہے، لفظِ قرآن کا معنیٰ و مفہوم، قرآن کے دیگر نام، حدیث کا مفہوم، قرآن اور حدیث کے درمیان فرق، حدیث قدسی کا مفہوم، قرآن کی خصوصیات میں سے ایک بڑی خصوصیت یہ ہے کہ یہ صرف کتاب اللہ ہی نہیں بلکہ کلام اللہ بھی ہے، محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر وحی کیسے نازل ہوئی؟ وحی کے ذریعے اللہ تعالیٰ اپنی مخلوق کی رہنمائی کرتا ہے، وحی کا مفہوم، وحی کے ذرائع، آغازِ وحی، صحیح بخاری میں پہلی وحی اور اس کی کیفیت کا ذکر، فترتِ وحی اور اس کے بعد بطور دوسری وحی سورۃ المدثر کا نزول، ابتداء میں نازل ہونے والی دیگر آیات اور سورتیں، آخری وحی کی آیات کون سی ہیں؟، وہ وجوہات کیا تھیں جن کی وجہ سے قرآن کو مرحلہ وار اتارا گیا۔[27]

دوسرا باب قرآنی وحی کی حفاظت، اشاعت اور ترویج کے بارے میں ہے جس کا پہلا ذریعہ حفظ ہے۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم اور صحابۂ کرام رضی اللہ عنہم نے قرآن کو حفظ کیا اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے قرآن حفظ کرنے کی ترغیب دی۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے مختلف علاقوں میں اساتذہ بھیجے جو کہ حفاظ تھے، انہوں نے مزید لوگوں کو قرآن یاد کرادیا۔ دوسرا ذریعہ تحریر ہے قرآن تحریری طور پر کیسے جمع کیا گیا؟ جمعِ قرآن سے کیا مراد ہے؟ جمع کرنے کے مراحل، نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے کوئی کتاب کیوں نہیں چھوڑی؟ کتابتِ وحی کس نے کی؟ کیا قرآن آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے خود لکھا ہے؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی زندگی میں لکھے جانے والے وحی کے مجموعے، صحف اور مصحف کا مفہوم، صحابہ رضی اللہ عنہم کے مصاحف، مصحف ابن مسعود رضی اللہ عنہ (متوفی 33ھ)، مصحف ابی بن کعب رضی اللہ عنہ (متوفی 29ھ)، مصحف ابن عباس رضی اللہ عنہ (متوفی 68ھ)، مصحف عثمان رضی اللہ عنہ، تحریری متن کی تاریخ، نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں قرآن کو کھجور کی چھال، اونٹ کی بڑی ہڈی یا پتھر کی تختیوں پر لکھا جاتا تھا۔ ابو بکر اور عثمان رضی اللہ عنہما نے کیسے قرآن جمع کرایا اور ان دونوں کے مجموعہ میں کیا فرق تھا؟[28]

تیسرے باب میں قرآنی نسخوں کے رسم الخط اور طباعت سے متعلق بحث کی گئی ہے اس ضمن میں قرآن کے اعراب، قدیم رسم الخط، ابتدائی مسودات، تحریری مواد، قدیم تحریر کی کچھ خصوصیات، قرآن کے پرانے نسخے، حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے املاء کرائے نسخے کہاں گئے؟ جن میں شامل ہے: دمشقی مخطوطہ، مصری مخطوطہ، مدینہ کا مخطوطہ، حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کا ذاتی مخطوطہ جسے امام مخطوطہ بھی کہا جاتا ہے، بوقتِ شہادت اسی سے دیکھ کر تلاوت کر رہے تھے۔ سمرقند کا مخطوطہ، حضرت علی رضی اللہ عنہ کا مخطوطہ جو انہوں نے کوفی رسم الخط میں خود تحریر کیا تھا اور نجف میں موجود ہے۔ اس کے بعد احمد وان ڈینفر نے قرآن کی مشینی طباعت کی تاریخ پر روشنی ڈالی ہے۔[29]

چوتھے باب میں قرآن کی ترتیب، زبان اور اندازِ بیان سے متعلق بحث کی ہے، جس کے ضمن میں متن کی تقسیم آیت، سورت، طوالِ مفصل، اوساطِ مفصل، قصارِ مفصل، جزء، ربع، ربع الحزب، نصف الحزب، ثلاثۃ ارباع الحزب اور منزل کے اعتبار سے کیسے کی گئی؟ اس کی تعریفات اور تاریخ کو بیان کیا ہے۔ قرآن کو سمجھنا کیوں ضروری ہے؟ قرآن فہمی کے لیے عربی زبان سیکھنے اور ذخیرۂ الفاظ بڑھانے کی اہمیت پر زور دیا ہے۔ قرآن میں کون سے غیر عربی الفاظ استعمال ہوئے ہیں؟ قرآن کا ادبی اسلوب کیا ہے؟ قرآن شاعری کی کتاب نہیں ہے۔ عام ادب اور قرآن میں فرق ہے، حکایاتِ قرآن، قرآن میں باہم مشابہ آیات، لفظِ قل کے ساتھ اقتباسات، قرآن میں قسمیں، محکم اور متشابہہ، حکم میں عام، خاص، مطلق اور مقید آیات، المقطعات، قصص اور امثال قرآنی ادب ہے۔[30]

پانچواں باب متنِ قرآن سے متعلق ہے مکہ اور مدینہ کی وحی، مکہ کا مرحلہ، مدینہ کا مرحلہ، مکی اور مدنی سورتوں کی تاریخ، اسباب النزول اور ان کی اہمیت، سبب نزول کیسے معلوم کیا جائے؟ قسموں کی وجوہات، متعدد اسباب اور ایک وحی، متعدد بار وحی کا نزول اور ایک سبب، ناسخ و منسوخ کیا ہے؟ قرآن میں نسخ کی تین قسمیں، منسوخ شدہ آیات، سات لہجے، قریش کا لہجہ وغیرہم۔[31]

چھٹا باب متنِ قرآن کی تشریح کے بارے میں ہے جس میں تفسیر کے اصول، اس کی اقسام اور تفسیر و تاویل کے فرق کو واضح کیا گیا ہے۔ تفسیر

کی دو اقسام ہیں: پہلی تفسیر بالروایہ جیسے تفسیر القرآن بالقرآن، تفسیر بالحدیث، تفسیر باقوال الصحابہ اور تفسیر تابعین۔ اس ضمن میں تین گروہوں کا ذکر کیا ہے مکہ گروپ، مدینہ گروپ اور عراقی گروپ۔ دوسری قسم تفسیر بالرائے ہے جس میں ذاتی آراء اور نقل کی بجائے عقل پر انحصار کیا جائے۔[32]

ساتویں باب میں قرآن ایک معجزۂ الٰہی، قرآن اور سائنس، قرآن اور مستشرقین جیسے عنوانات پر بحث کی ہے، جب کہ آٹھویں اور آخری باب میں قرآن مجید کی تلاوت اور مطالعہ کے اصول و آداب، حفظِ قرآن کی اہمیت، قرآن کی ریکارڈنگ اور اس کے احکام بیان کیے ہیں۔[33]

احمد وان ڈینفر کی دیگر اسلامی کتب

1. اسلام فار کنڈر (Islam Fur Kinder) بچوں کے لیے جرمن زبان میں اسلامی کتاب 1977ء میں لکھی۔ اس کتاب کا انگلش ترجمہ اسلام فار چلڈرن (Islam For Children) کے عنوان سے اسلامک فاؤنڈیشن، لیسٹر نے 1982ء میں شائع کیا۔ اس کتاب میں ایمان، انبیاء کرام علیہم السلام کی حیات طیبہ، نماز، روزہ، حج، زکوٰۃ و صدقہ، اخلاق و آداب سے متعلق اسلام کی بنیادی تعلیمات شامل ہیں۔ اس کے ساتھ ساتھ چھ سے بارہ سال کے بچوں کے لیے بہت سی تفریحی چیزیں موجود ہیں، مثلاً تصویری پہیلیاں، کراس ورڈز پزل گیمز (Crosswords Puzzle Games)، رنگ کاری اور دستکاری، جو کہ بچوں کے لیے اسلام کے بارے میں سیکھنے کو خوشگوار بناتی ہیں۔
2. عیسائی قرآن و سنت میں (Christians in Qur'ān and Sunnah) کتاب لکھی اور اس کتاب میں زمانہ ابتدائے اسلام میں عیسائی مسلم تعلقات پر روشنی ڈالی گئی ہے، یہ کتاب انگلش زبان میں ہے اور اسے اسلامک فاؤنڈیشن لیسٹر، انگلینڈ کی طرف سے 1979ء میں شائع کیا گیا۔
3. الاسلام میگزین کا 1958ء سے 1992ء تک کا اشاریہ ABC Der Zeitschrift Al-Islam Stchwortregister 1958-1992، اسلامک سنٹر میونخ نے اپنے سلسلہ اشاعت نمبر 21 کے طور شائع کیا۔
4. اسلام اینڈ امویلٹ (Islam und Umwelt) یہ کتاب انہوں نے جرمن زبان میں اسلام اور ماحولیات کے عنوان پر لکھی جسے اسلامی مرکز میونخ کی جانب سے 1993ء میں شائع کیا گیا۔
5. کریج اینڈ فریڈن اِم اسلام (Krieg und Frieden im Islam) اسلام میں جنگ، امن اور آزادی کا تصور کیا ہے؟ یہ کتاب جرمن زبان میں ہے اور اسے اسلامی مرکز میونخ نے اپنے سلسلہ اشاعت نمبر 26 کے طور پر 1995ء میں، اور اس کا خلاصہ اکتوبر 2007ء میں شائع کیا۔

خلاصہ البحث

احمد وان ڈینفر کی پیدائش 10 مئی 1949ء کو جرمنی کے شہر مون چینگلادباخ میں ہوئی، انہوں نے 1971ء میں تئیس سال کی عمر میں

عیسائیت سے اسلام قبول کیا۔ پھر 1972ء سے 1978ء تک یونیورسٹی آف میسز سے اسلامی اور سماجی علوم کی تعلیم حاصل کی۔ انہوں نے اسلامک فاؤنڈیشن لیسٹر، انگلینڈ میں جماعت اسلامی کے کارکن اور مذہبی سکالر جناب خرم مراد سے قرآن اور انسانی زندگی کے بارے میں مزید تعلیم حاصل کی۔ مختلف رفاہی اداروں میں اہم عہدوں پر خدمات سرانجام دیں۔ اسلام اور قرآن کے بارے میں متعدد کتب، تحقیقی مقالے تحریر کیے۔ انگریزی میں علوم القرآن پر پہلی کتاب Ulum-al-Qur'ān, An introduction to the Sciences of the Qur'ān کے مصنف ہیں۔ 1970ء کی دہائی میں جرمن زبان میں قرآن کریم کے تراجم غیر مسلموں کے تحریر کردہ تھے جو کہ غیر موزوں تھے۔ اس بات کو مدِ نظر رکھتے ہوئے احمد وان ڈینفر نے قرآن کا جرمن ترجمہ اور تفسیر کرنے کا فیصلہ کیا۔ اس کے لیے انہیں تین اداروں، اسلامک سنٹر میونخ جرمنی، اسلامک فاؤنڈیشن لیسٹر انگلینڈ اور دعوہ اکیڈمی، انٹرنیشنل اسلامک یونیورسٹی اسلام آباد پاکستان کا تعاون حاصل رہا۔ یہ ترجمہ و تفسیر 27 مارچ 1996ء کو مکمل ہوا۔ اسے Der Koran Die Heilige Schrift Des Islam In Deutscher Ubertragung کے عنوان سے 2001ء میں اسلامک سنٹر میونخ اور 2006ء میں دعوہ اکیڈمی اسلام آباد نے شائع کیا۔ یہ عام فہم، مستند اور لفظی ترجمہ ہے، جس کی بنیاد غیر مسلموں کے تصنیف کردہ تراجم کی بجائے قرآنی الفاظ پر ہے۔ تفسیر میں ضروری وضاحتیں حاشیے میں دی گئیں ہیں، اسرائیلیات سے اجتناب اور مستند تفاسیر سے استفادہ کیا گیا ہے۔ تفسیر بالماثور کو ترجیح دی گئی ہے اور ذاتی آراء کو بہت کم ذکر کیا گیا۔ جدیدیت کی بجائے قرآن کریم کی کلاسیکی تفسیر و تشریح کی گئی ہے۔ احمد وان ڈینفر کی کتب انگریزی دان اور خاص کر جرمنیوں کے لیے قرآن اور اسلامی تعلیمات کی تفہیم کے لیے سود مند ثابت ہوئیں اور اشاعت اسلام کا ذریعہ بنیں۔

مصادر و مراجع

---

1. Ian Johnson, The Beachhead: How a Mosque for Ex-Nazis Become Center of Radical Islam, The Wall Street Journal, New York, 12 Jul 2005.

2۔Dinfar, Ahmad Fon, Al-Tughlagal al-Salibi fi Manzakat al-Khaleej, translated by Al-Daktur Salem Maula, Silsilat al-Drasat al-Istaraijiyya, al-Qahra, 1983, p. 2

3. Denffer, Ahmad Von, Der Koran Die Heilige Schrift Des Islam In Deutscher Ubertragung, Da'wah Academy, International Islamic University, Islamabad, 2006, p.XLV

4 ۔Dinfar, Ahmad Fon, Al-Tughlagal al-Salibi fi Manzakat al-Khaleej, translator: al-Daktur Salem Maula, p. 2

5. The Muslims 500, the 500 Most Influential Muslims 2011, the Royal Islamic Strategic Studies Center, Dabouq, 2011, p. 97.

6. https://peoplepill.com/people/ahmad-von-denffer/ Retrieved by 12-03-2022.

7. https://de-academic.com/dic.nsf/dewiki/38931/ Retrieved by 12-03-2022.

8. https://peoplepill.com/people/ahmad-von-denffer/ Retrieved by 12-03-2022.

9. Denffer, Der Koran Die Heilige Schrift Des Islam In Deutscher Ubertragung, p.XLV

10. Ibid, p.398

11. Ibid, p.XXVIII

12 ۔Al- Touba 29:9

13. Ibid, p.135

[14]. Pickthal, Muhammad Marmaduke, The Glorious Qur'ān English Translation, Qudratullah Co, Lahore, p.211
[15]. T.B Irving, A Translation of the Meaning of the Noble Qur'ān, Suhail Academy, Lahore, p. 192
[16]. Stephen Dowell, A History Of Taxation and Taxes in England, Frank Cass and Co, Oxon, 2006, V: 1, p. 3
[17]. Denffer, Der Koran Die Heilige Schrift Des Islam In Deutscher Ubertragung, p. XXXVI
[18] ۔Al-Dahar 8:76
[19]. Denffer, Der Koran Die Heilige Schrift Des Islam In Deutscher Ubertragung, p. 464
[20] ۔Al – Baqarah 24:2
[21] ۔Tabari, Muhammad bin Jarir, Jami al-Bayan an Taweel al-Qur'an, Mussat al-Risala, Beirut, 1993, vol. 1, p. 143.
[22]. Denffer, Ahmad Von, Der Koran Die Heilige Schrift Des Islam In Deutscher Ubertragung, p. 4
[23]. Ibid, p. XXXVIII
[24]۔Al- Qasis 10:28
[25] ۔Al- Airaf 198:7
[26]. Denffer, Der Koran Die Heilige Schrift Des Islam In Deutscher Ubertragung, p.123
[27]. Denffer, Ahmad Von, Ulum-al-Qur'ān, An introduction to the Sciences of the Qur'ān, Leicester, The Islamic Foundation,1983, p. 11-24
[28]. Ibid, p. 31-52
[29]. Ibid, p. 57-65
[30]. Ibid, p. 67-79
[31]. Ibid, p. 87-117
[32]. Ibid, p.123-143
[33]. Ibid, p.149-179